DAWAT-E-ISLAMI

مُردے کی بے بسی



شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُردے کی بے بسی[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (28 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور سراپا نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نورٌ علیٰ نُور ہے: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مَجالِس کو آراستہ کرو، کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۲۹۱ حدیث ۳۳۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردہ اور غَسّال

زبردست عالم ومُحَدِّث اور مشہور تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوی سے مَروی ہے کہ مَرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے، حتّٰی کہ غَسّال سے کہتا ہے: تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کی

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۱۱،۱۲،۱۳ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بروز اتوار مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

قَسَم ہے تو غُسل میں میرے ساتھ نرمی کر اور جب وہ اپنے جنازے کی چار پائی پر ہوتا ہے، اُس سے کہا جاتا ہے: ''اپنے بارے میں لوگوں کی باتیں سُن۔'' (شَرحُ الصُّدور ص ٩٥)

مُردہ کیا کہتا ھے؟

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں، نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مُردہ جب تَخْت پر رکھا جاتا ہے اور اُسے لے کرابھی تین قدم ہی چلے ہوتے ہیں کہ وہ بولتا ہے اوراسکے کلام کوانسانوں اور جِنّوں کے علاوہ اللہ تعالٰی جسے چاہتا ہے سُنواتا ہے۔ مُردہ کہتا ہے: اے میرے بھائیو! اوراے میرا جنازہ اُٹھانے والو! تمہیں دنیا دھوکے میں نہ ڈال دے جیسا کہ مجھے ڈالے رکھا اور زمانہ تمہارے ساتھ نہ کھیلے جیسا کہ میرے ساتھ کھیلا، میں نے جو کچھ کمایا وہ اپنے وُرَثاء کیلئے چھوڑا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دِن مجھ سے حساب لے گا اور میری گرِفت فرمائے گا، حالانکہ تم لوگ مجھے رُخصت کرتے اور مجھے پکارتے (یعنی میرے لئے روتے) ہو۔

(شَرحُ الصُّدُور ص٩٦، کتاب القبور مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج ٦ ص ٦١ حدیث٢٥)

جیتنے دنیا سکندر تھا چلا جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا

عُمْر بھر کی بھاگ دوڑ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس وَقْت کیسی بے کسی ہوگی جب روح جِسْم سے جدا ہوچکی ہوگی، وہ عالم کس قَدَر بے بسی کا عالَم ہوگا جس وَقْت بیش قیمت کپڑے اُتارے جارہے ہوں گے، غَسّال نہلا رہا ہوگا، لٹّھے کا کفن پہنایا جارہا ہوگا، کیسی حسرت کی گھڑی ہوگی جب جنازہ اُٹھایا جارہا

ہوگا، ہائے! ہائے! وہ دنیا جسے سنوارنے کے لئے عُمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطِر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوُجُود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے، خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رُخصت ہونا پڑ رہا ہوگا۔ آہ! قیمتی لباس کُھونٹی پر ٹنگا رہ جائیگا، کار ہوئی تو گیرج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کود کے آلات، عَیش وطَرَب کے اَسباب اور ہر طرح کا مال سامان دَھرا کا دَھرا رہ جائے گا۔ اُس وَقت **مُردے کی بے بسی** انتہا کو پہنچے گی جب اُس کو روشنیوں سے جگمگاتی عارِضی خوشیوں سے مسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں مُنتقِل کرنے کیلئے اُس کے ناز اٹھانے والے اُس کو کندھوں پر لاد کر سُوئے قبرِستان چل پڑیں گے۔

عالَم اِنقلاب ہے دُنیا چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے نہیں اچّھی، خراب ہے دُنیا

قَبْر کی دِل ہلا دینے والی کہانی

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قبْر کے پاس بیٹھ کر غور و فکر میں ڈوب گئے، کسی نے عَرْض کی: یا امیرَ الْمؤمنین! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک قبْر نے مجھے پکار کر بلایا اور بولی: اے عُمَر بن عبدُ الْعزیز (رضی اللہ تعالٰی عنہ) مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قبْر سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔

وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا **کفن پھاڑ** کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اوراسکا گوشْت کھا جاتی ہوں۔ کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: یہ بھی بتا۔ تو کہنے لگی: ''ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جدا کر دیتی ہوں۔'' اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ہچکیاں لے کر رونے لگے، جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے ''مَدَنی پھول'' لٹانے لگے: ''**اے اسلامی بھائیو!** اِس دنیا میں ہمیں بَہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں صاحب اِقتِدار ہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل وخوار ہوگا، جواس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہوگا۔ اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مرجائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بَہُت جلد رُخْصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تِلاوتِ قراٰن کرنے والے؟ کہاں گئے بیتُ اللّٰہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رَمَضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا؟ قَبْر کے کیڑوں نے ان کے گوشْت کا کیا انجام کیا؟ ان کی ہڈِّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! (جو بے عمل) دنیا میں آرام دِہ نَرم نَرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی اَولاد گلیوں میں دربدر ہے کیونکہ ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کرکے پھر سے گھر بسالئے، ان کے رِشتے داروں نے ان کے مکانات پر قبضہ کرلیا اور میراث

آپس میں بانٹ لی۔ **وَاللّٰہ**! ان میں بعض تو خوش نصیب ہیں جو کہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جو عذابِ قَبْر میں گرفتار ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وَقت کبھی اپنے باپ کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش! مجھے عِلْم ہوتا کہ کون سا گال (قَبْر میں) پہلے سڑے گا'' پھر حضرت سیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتے کے بعد اِس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (اَلرَّوضُ الْفائِق ص۱۰۷ مُلَخَّصاً)

حجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی ''اِحْیاءُ الْعُلُوم'' میں فرماتے ہیں: بوقتِ وَفات حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری تھی:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کیلئے کرتے ہیں جو زَمین میں تکبُّر نہیں چاہتے اور نہ فساد، اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے۔

(پ ۲۰، القصص: ۸۳)

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۳۰)

شاہی موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ رِقّت انگیز حِکایت عقلمندوں کیلئے زبردست تازِیانۂ عبرت ہے۔ **شاہی موت** کا ایک مزید واقِعہ سماعت فرمایئے چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلوم'' میں فرماتے ہیں: عین جانکنی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبدُ الْمَلِک بن مَروان سے پوچھا: اِس وَقت آپ خود کو کیسا پارہے ہیں؟ جواب دیا: بالکل ویسا ہی جیسا کہ قرانِ مجید کے ساتویں پارے میں سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 94 میں اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ:

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال ومتاع ہم نے تمہیں دیا تھا۔ (پ۷، الانعام:۹۴)

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۳۰)

سلطنت کام نہ آئی

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلوم'' میں فرماتے ہیں: مشہور عبّاسی خلیفہ ہارون رشید علیہ رحمۃ اللّٰہِ المجید کا جب

آخِری وَقْت آیا تو وہ اپنے کفن کو اُلٹ پلٹ کر بار بار حسرت سے دیکھتے اور پارہ 29 سُوْرَۃُ الْحَآقَّہ کی یہ آیتیں پڑھتے:

مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال، میرا سب زور جاتا رہا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۳۱)

دُنیا میں آمَد کا مَقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ اِس دنیا میں آکر ہم سَخْت آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں، ہماری آمد کا مقصد کچھ اور تھا اور شاید سمجھ کچھ اور بیٹھے ہیں! ہمارا اندازِ زندگی یہ بتا رہا ہے کہ مَعَاذَاللّٰہ گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں، یاد رکھئے! ہمیں یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، اِس دنیا میں آنے کا مقصد صِرْف مال کمانا یا فقط دنیا کے عُلُوم وفُنُون کی ڈِگریاں پانا اور صِرْف دُنیوی ترقّیاں حاصل کئے جانا نہیں ہے۔ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے ‏ ‏ ‏ بن تُو مت اَنجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی ‏ ‏ ‏ عاقِل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندے زِیْسْت سے ‏ ‏ ‏ غمزدہ ہے جان آخر موت ہے

ملک فانی میں فنا ہر شے کو ہے سن لگا کر کان آخر موت ہے

بارہا عِلّمی تجھے سمجھا چکے

مان یا مت مان آخر موت ہے

وَزارتیں کام نہیں آئیں گی

اللہ تَعَالٰی نے انسان کواپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے،اگر اِس نے اپنی زندگی کے مقصد میں کامیابی حاصِل نہیں کی اور بروزِ مَحشر گناہوں کا اَنبار لے کر اپنے پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش ہوا تو رب تعالیٰ کی ناراضی کی صورت میں اس کی دنیا کی بے شمار دولت بھی اسے اپنے ربِّ قَہّار عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغضب سے نہیں بچاسکے گی۔ دُنیوی عُلُوم وفُنُون، کارخانے، اَسلِحہ (اَس ۔ لِ ۔ حَہ)، دُنیوی سورس (SOURCE)، منصب، وَزارتیں، دُنیوی آسائشیں، شہرتیں،قوتیں، دُنیوی عظمتیں اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں سُرخرو نہیں کرسکیں گی۔

اِقتِدار کے نشے میں مَست ہوکر ایک دوسرے کے عَیبوں کو اُچھالنے والوں، دہشت گردیوں کا بازار گرم کرنے والوں اور مسلمانوں کے حُقُوق پامال کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے، اگر مَعصیّت کے سبب اللہ تَعَالٰی ناراض ہوگیا، اسکے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رُوٹھ گئے اور ایمان برباد ہوگیا تو وہ وہ مشکلات درپیش ہوں گی جوکبھی بھی حل نہیں ہوں گی۔ ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ میں ارشاد فرماتا ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شُروع

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾ جو نہایت مہربان رَحم والا۔ خرابی ہے اُس کے لئے

الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾ جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی

یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾ کرے، جس نے مال جوڑا اور گِن گِن کر رکھا،

کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫ۖ﴿۴﴾ کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ﴿۵﴾ رکھے گا، ہرگز نہیں ضرور وہ رَوندنے والی میں

نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ پھینکا جائے گا اور تُو نے کیا جانا کیا رَوندنے والی،

تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّہَا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی آگ کہ بھڑک رہی ہے، وہ جو

عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ﴿۸﴾ فِیۡ عَمَدٍ دِلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک وہ ان پر بند کر

مُّمَدَّدَۃٍ ٪﴿۹﴾ دی جائے گی لمبے لمبے سُتونوں میں۔

چار بے بنیاد دعوے

حضرتِ سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''لوگ چار چیزوں کا دعوٰی کرتے ہیں مگران کا عمل ان کے دعوے کے خلاف ہے، ﴿۱﴾ ان کا زَبانی قول تو یہ ہے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں مگران کے عمل آزادوں جیسے ہیں ﴿۲﴾ کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی ہی ہماری روزی کا کفیل ہے مگر وہ بَہُت کچھ مال و دولت جمع کر لینے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے ﴿۳﴾ کہتے ہیں کہ دُنیا سے آخرت بہتر ہے مگر وہ صِرف دنیا ہی کی بہتری کیلئے

کوشاں ہیں ﴿٤﴾ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دن ضَرور مرنا پڑے گا مگر زندگی کا انداز ایسا ہے کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔'' (عُیونُ الْحِکایات ص ۷۵)

پہلا دعوٰی ''میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا بندہ ہوں''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مقامِ غور ہے یقیناً ہر مسلمان یہ اقرار کرتا ہے کہ **میں اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا بندہ ہوں**، اور ظاہِر ہے بندہ ''پابند'' ہوتا ہے، مگر آج کل اکثر مسلمانوں کے کام آزادوں والے ہیں۔ دیکھئے! جو کسی کا ملازِم ہوتا ہے وہ اُس کی مرضی کے مُطابق ہی کام کرتا ہے، یقیناً ہم **اللہ** تَعَالٰی کے بندے ہیں اور اُسی کا رِزْق کھا رہے ہیں، مگر افسوس ہمارے کام کامل بندوں والے نہیں، اُس کا حکم ہے نَماز پڑھو، مگر سُستی کر جاتے ہیں، رَمَضان کے روزوں کا حکم ہے، لیکن ہماری ایک تعداد ہے، جو نہیں رکھتی۔ اِسی طرح دیگر اَحکاماتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجا آوَری میں سَخْت کوتاہیاں ہیں۔

دوسرا دعوٰی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی روزی دینے والا ہے''

بے شک ''**اللہ** تَعَالٰی ہی روزی کا کفیل ہے'' مگر پھر بھی حُصُولِ رِزْق کا انداز نہایت عجیب وغریب ہے۔ **اللہ** تَعَالٰی کو **رزّاق** ماننے اور روزی دینے والا تسلیم کرنے کے باوُجُود نہ جانے کیوں لوگ سُود کا لین دین کرتے، سُودی قرضے لے کر فیکٹریاں چلاتے اور عمارتیں بنواتے ہیں! جب **اللہ** تَعَالٰی کو روزی دینے والا تسلیم کر لیا تو اب کون سی بات رِشوت لینے پر مجبور کرتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ملاوٹ والا مال فریب کاری کے ساتھ بیچنا پڑ رہا ہے؟ کیوں

چوریوں اور لوٹ مار کا سلسلہ ہے؟ روزی کے یہ حرام ذرائع آخر کیوں اپنا رکھے ہیں؟

تیسرا دعوٰی ''دنیا سے آخِرت بہتر ہے''

یقیناً ''دنیا سے آخِرت بہتر ہے'' یہ دعوٰی کرنے کے باوُجُود صد کروڑ افسوس! انداز صِرف اور صِرف دنیا کو بہتر بنانے والا ہے، فَقَط دنیا کی دولت سمیٹنے ہی کی مصروفیت ہے، بندہ اکثر دنیا کے مال ہی کا متوالا نظر آرہا ہے اور اس کے جینے کا طرز یہ بتاتا ہے گویا دنیا سے کبھی جانا ہی نہیں۔

چوتھا دعوٰی ''ایک دن مرنا پڑے گا''

یقیناً ''ہمیں ایک دِن مرنا پڑے گا'' یہ تسلیم کرنے کے باوُجُود افسوس صد کروڑ افسوس! زندگی کا انداز ایسا ہے گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔ دیکھئے! ''حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی ''ہمیں ایک دِن مرنا پڑے گا'' کے دعوے کی عملی تصویر تھے، انکی زندگی کا انداز یہ تھا کہ ہر وَقْت اس طرح سَہمے رہتے تھے جیسے انہیں سزائے موت سنادی گئی ہو۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٢٣١ مُلخَّصاً) جس کو آج کل ''بلیک وارنٹ'' کہتے ہیں۔ حالانکہ ان معنوں میں ہر ایک کے لئے بلیک وارنٹ جاری ہو چکا ہے کہ جو بھی پیدا ہوا ہے اُسے مرنا ہی پڑے گا، ہر جاندار پیدا ہونے سے قبل ہی گویا ''ہِٹ لسٹ'' پر آچکا ہے، یعنی پیدا ہونے سے پہلے ہی، اُس کی روزی اور عُمْر کا تَعَیُّن ہو گیا بلکہ اس کے دَفْن ہونے کی جگہ بھی مقرّر ہو چکی۔ رِحْمِ مادَر میں انسان کا پُتلا بنانے کیلئے فِرِشتہ زمین کے اُس حصّے سے مِٹّی لاتا ہے جہاں یہ بندہ عُمْر گزارنے کے بعد مر کر دَفْن

ہوگا۔سنو! سنو! بندہ اپنے حِصّے کی روزی کھا کر، زندگی گزار کر لوگوں کے کندھوں پر جنازے کے پنجرے میں سُوار ہوکر جب جانب قبرِستان سِدھارتا ہے اُس وَقت کیا کہتا ہے۔ چُنانچِہ

جنازے کا اعلان

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ اس کا (یعنی مرنے والے کا) ٹھکانا دیکھ لیں اور اس کا کلام سُن لیں تو **مُردے** کو بھول جائیں اور اپنی جانوں پر روئیں۔ جب مُردے کو تَخْت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے اُس کی رُوح پھڑ پھڑا کر تَخْت پر بیٹھ کر ندا کرتی ہے: ''**اے میرے اَہل وعِیال!** دنیا تمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اِس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیر حلال مال جَمْع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔اس کا نَفْع ان کیلئے ہے اور اس کا نقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے اس سے ڈرو۔'' (یعنی عبرت حاصِل کرو) (التّذکِرة لِلقرطبی ص٦٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے! واقعی ہر جنازہ زبردست مُبَلِّغ ہے، گویا ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے پیچھے رَہ جانے والو! جس طرح آج میں دنیا سے جارہا ہوں عَنقریب تمہیں بھی میرے پیچھے پیچھے آنا ہے۔**یعنی جنازہ** گویا ہماری رہنُمائی کر رہا ہے ۔

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

مُردوں سے گُفتگُو

''شَرحُ الصُّدُور'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار ہم حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ الْمرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً کے قبرِستان گئے۔ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قَبْر والوں کوسلام کیااور فرمایا: ''اے قبر والو! تم اپنی خبر بتاتے ہو، یا ہم بتائیں؟'' سَیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: ''یا امیرَ الْمؤمنین! آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟'' حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مکان کو تم نے بَہُت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دشمن آباد ہو گئے۔'' اب تم اپنا حال سناؤ! یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: ''یا امیرَ الْمؤمنین! کفن تار تار ہو گئے، بال جھڑ کر مُنْتَشِر ہو گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آ گئیں اور ہمارے نتھنوں سے پیپ جاری ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان اٹھایا۔'' (شَرحُ الصُّدُور ص ۲۰۹، ابن عَساکِر ج ۲۷ ص ۳۹۵)

T.V. چھوڑ کر مرنے پر عذابِ قَبْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''مرنے کے بعد پیچھے کیا چھوڑا''، اِس پر بھی بندہ غور

کرے، ناجائز کاروبار یا جُوئے کا اڈّہ یا شراب کی دکان یا میوزِک سینٹر یا فلم انڈسٹری یا سینما گھر یا ڈرامہ گاہ یا گناہوں کے آلات وغیرہ چھوڑ کر مرے تو اس کا انجام انتہائی لرزہ خیز ہے، ایک عبرت انگیز واقِعہ سنئے۔ چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی نے برطانیہ سے تحریر بھیجی تھی اُس کا خلاصہ اپنے انداز و الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: اندرونِ بابُ الْاِسلام (سندھ) رہنے والے ایک بُزُرگ نے بتایا کہ ایک رات میں قبرِستان کے اندر ایک تازہ قَبْر کے پاس بیٹھ گیا تا کہ عبرت حاصِل ہو، بیٹھے بیٹھے اُونگھ آ گئی اور قَبْر کا حال مجھ پر مُنکشِف ہو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ قَبْر والا آگ کی لپیٹ میں ہے اور چلا چلا کر مجھ سے کہہ رہا ہے: ''مجھے بچاؤ! مجھے بچاؤ!'' میں نے کہا: میں کیسے بچاؤں؟ اُس نے کہا: ''تھوڑے ہی دن پہلے میرا اِنتقال ہوا ہے، میرا جوان بیٹا اِس وَقْت ٹی وی پر فلم دیکھ رہا ہے، جب جب وہ ایسا کرتا ہے مجھ پر شدید عذاب شُروع ہو جاتا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کے واسطے میرے جوان بیٹے کو سمجھاؤ کہ عَیش کوشیوں میں نہ پڑے، **وہ یہ ٹی۔وی نہ دیکھا کرے کیونکہ اسے میں نے خریدا تھا اور اب اس کی وجہ سے عذاب میں پھنس گیا ہوں،** افسوس کہ میں نے اَولاد کی دُنیوی تربیت تو کی لیکن اسلامی تربیت نہ کی، انہیں گناہوں سے نہ روکا اور قَبْر و آخرت کے مُعاملات سے خبردار نہ کیا۔'' قَبْر والے نے اپنا نام و پتا بھی بتا دیا۔ چُنانچِہ میں صُبْح قریبی بستی میں واقِع مرحوم کے مکان پر پہنچا، نوجوان نے رات ٹی۔وی پر فلم دیکھنے کا اعتِراف کیا، میں نے جب اُس کو اپنا خواب سنایا تو وہ صدمے سے رونے لگا اور اُس نے اپنے گھر سے .T.V

نِکال باہَر کیا۔

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَکباد

ایک میجر کا بیان ہے، میں اُن دِنوں مَنگلا ڈَیم میں ہوا کرتا تھا، ''دِینہ'' (جہلم) کے اسلامی بھائیوں نے سُنّتوں بھرے بیان کی بعض کیسٹیں تُحفے میں دیں۔ وہ کیسٹیں گھر میں چلائی گئیں۔ ان میں بابُ الْاِسلام (سندھ) کے بُزُرگ والا واقِعہ بھی تھا، سُن کر ہم سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر گئے اور اتِّفاقِ رائے سے ٹی۔ وی کو گھر سے نِکال دیا۔ خدا کی قسم! T.V. گھر سے نکالنے کے تقریباً ایک ہفتے بعد میرے بچّوں کی امّی نے (غیب کی خبر دینے والے) مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا اور پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مبارک ہو کہ تمہارا گھر سے ٹی۔ وی نِکال دینے کا عمل اللہ** تعالٰی **کی بارگاہ میں منظور ہو گیا ہے۔**

یہ اُس وقْت کے واقِعات ہیں جب **دعوتِ اسلامی** نے عورت اور مُوسیقی وغیرہ سے پاک 100 فیصدی اسلامی ''مَدَنی چینل'' کا آغاز نہیں کیا تھا، ''مَدَنی چینل'' کے علاوہ روئے زمین پر تادمِ تحریر میری معلومات کے مطابِق اب بھی کوئی صحیح شَرعی چینل نہیں۔ لہٰذا بیان کردہ دونوں واقِعات اُس دور کے اعتِبار سے بالکل دُرُست ہیں کہ وہ لوگ گناہوں بھرے پروگرام دیکھا کرتے تھے۔ اب بھی مختلف چینلز پر گناہوں بھرے پروگرام دیکھنے والوں کیلئے یِہی درخواست ہے کہ وہ T.V. کو گھر سے نکالا دے دیں اور اس کے ذَرِیعے جتنے گناہ کئے اُن

سے توبہ بھی کریں ہاں اگر دیکھنا ہی ہے بلکہ ضَرور دیکھئے اور اس کیلئے ایسی ترکیب فرمائیے کہ آپ کے T.V. پر صِرْف وصِرْف **مَدَنی چینل** ہی چلے۔ تِلاوتِ قراٰن، نعت شریف، سُنّتوں بھرے بیانات اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا گھر اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا۔ دوسرے چینلز بند کرنے کے تین طریقے مُلاحَظہ ہوں: ۞ مینول ٹیوننگ کے ذَرِیْعے اپنے مطلوبہ چینل کو دیگر تمام چینل پر سیٹ کر دیجئے ۞ T.V. میں دیئے گئے بلاک سسٹم کے ذَرِیْعے دوسرے چینلز بلاک کر دیجئے ۞ آج کل نئی ڈیوائس میں مخصوص چینلز کو پاس ورڈ بھی لگا سکتے ہیں۔

حیلے بہانے مت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب دیکھئے! کون خوش نصیب ایسا ہے جو اپنے گھر سے T.V. نکالتا یا فقط اِسے **مَدَنی چینل** کیلئے مخصوص کرتا ہے اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کون بدنصیب ایسا ہے کہ گناہوں بھرے پروگراموں سمیت ٹی۔ وی چھوڑ کر مرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے قَبْر میں پھنستا ہے! شاید شیطان آپ کو وَسوسے ڈالے کہ معلوم نہیں دعوتِ اسلامی والے کہاں کہاں سے ''واقِعات'' اُٹھا کر لاتے ہیں! ٹی۔ وی تو مَدَنی چینل سے پہلے بھی ''فُلاں فُلاں'' کے گھر میں موجود تھا، دیکھئے! مجھے مطمئن کرنے کیلئے یہ دلیل کافی نہیں۔ آپ میرے بیان کردہ واقِعات کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کا ضَمیر پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا کہ یہ عُموماً گناہوں کے میٹر کو تیزی

سے چلانے والا ہے، اس کے بے ہودہ پروگراموں نے مُعاشَرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا، اَخلاق خراب کر دیئے، بے حیائی اور بے پردگی اس ٹی۔وی کی وجہ سے بَہُت زِیادہ عام ہوئی اور کچھ کمی رَہ گئی تھی تو وہ ڈش اینٹینا نے پوری کر دی۔ T.V. نے ہماری بہو بیٹیوں کو نت نئے گندے گندے فیشن سکھائے، ہمارے نوجوان بیٹوں کو عِشق و فِسْق سے بھرپور ڈرامے دکھا کر لڑکیوں کے عِشق میں پھنسا کر ان کی زندگیاں تباہ کر دیں اور اسی چکّر میں ہماری بیٹیوں کو بھی برباد کر دیا، چھوٹے چھوٹے بچّوں کی حالت یہ کر دی کہ وہ مُوسیقی کی دُھنوں پر ٹانگیں تھرکاتے، ناچ دِکھاتے نظر آتے ہیں۔ اب رہی سہی کسر انٹرنیٹ پوری کرنے لگا ہے، مسلمان تباہی کے عَمیق (یعنی گہرے) گھڑے میں گرتے جا رہے ہیں، اسلام دشمن طاقتیں بُری طرح پیچھے پڑ گئی ہیں اور انہوں نے اس قدر زِیادہ عَیش کوشیوں کا عادی بنا دیا ہے کہ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب مسلمان غیر مسلموں کے دَست نگر (دَسْت۔نِ۔گر یعنی محتاج) ہو کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ ایک مَدَنی دَور وہ بھی تھا کہ صِرْف 313 مسلمان میدان بَدْر میں آئے تو اُنہوں نے کُفّارِ اَشرار کے ایک ہزار کے لشکرِ جرار کے چھکّے چھڑا دیئے اور ان کی شان یہ تھی کہ:

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پروا نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کیجئے اور یہ بھی عَہد کیجئے کہ آئِندہ گناہوں سے بچ کر نیکیاں اپنائیں گے۔ توبہ کی طرف گھبرا کر اٹھنے کیلئے آیئے چند

گناہوں کا عذاب سنتے ہیں:

خوفناک وادی

جہنَّم میں غَیّ نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنَّم کی دِیگر وادِیاں پناہ مانگتی ہیں، ''یہ وادی زانیوں، شرابیوں، سُودخوروں، جھوٹے گواہوں، ماں باپ کے نافرمانوں اور بے نمازیوں کے لئے ہے۔'' (روحُ البیان ج ٥ ص ٣٤٥)

گَنْجا اَژْدَھا

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور اُس نے اُس کی **زکوٰۃ** ادا نہ کی تو قِیامت کے دن اُس کا مال ایک **گنجے اَژدہے** کی صورت میں بنادیا جائیگا کہ اس اَژدہے کی دو چِتّیاں ہوں گی۔ (جو اس کے بَہُت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہے) اور وہ **اَژدہا** اُس کے گلے کا طوق (یعنی ہار) بنادیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اُس کو پکڑے گا اور کہے گا: میں ہوں تیرا مال، تیرا خزانہ۔ (بُخاری ج ۱ ص ٤٧٤ حدیث ١٤٠٣)

40 دن تک نَمازیں نامقبول

شرابیں پینے والے کان کھول کر سنیں اور تھر تھر کانپیں کہ: رسولُ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اُس کی نَماز قبول نہیں ہوگی، اگر اُس نے توبہ کرلی تو **اللہ** تعالٰی اُس کی توبہ قبول فرمالے گا پھر اگر دوبارہ شراب پی لی تو پھر

چالیس دن تک اُس کی نَماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کر لی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر تیسری بار شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اُس کی نَماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کر لی تو اللہ تَعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اُس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دِنوں تک اس کی نَماز قبول نہیں ہوگی اب اگر اُس نے توبہ کر لی تو اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اُسے نَہرِ خَبال (یعنی دوزخیوں کی پیپ کی نَہر) سے پلائے گا۔ (تِرمِذی ج۳ ص ۳۴۱ حدیث ۱۸۶۹)

شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شراب سے نفرت

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم شراب سے نفرت کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **''اگر کسی کُنویں میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے اور اُس پر مَنارہ تعمیر کیا جائے تو میں اُس مَنارے پر اَذان نہ دوں، اگر کسی دریا میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے پھر وہ دریا خشک ہو جائے اور وہاں گھاس اُگ آئے تو اُس گھاس پر میں اپنے جانور نہ چَراؤں۔''** (روحُ البیان ج۱ ص ۳۴۰)

ظالِم والِدین کی بھی اِطاعت

ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کو گھبرا کر توبہ کر لینی اور والدَین سے مُعافی مانگ کر ان کو راضی کر لینا چاہئے۔ ورنہ کہیں کے نہ رہیں گے۔ سرکارِ نامدار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَرْوَرْدگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی نشان ہے: جس نے اس حال میں صُبْح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبْح ہی کو جنّت کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور

ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبح ہی کو جہنَّم کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ایک شخص نے عرض کی: اگرچِہ ماں باپ اُس پر ظُلم کریں۔فرمایا: ''اگرچِہ ظُلم کریں، اگرچِہ ظُلم کریں، اگرچِہ ظُلم کریں۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٢٠٦ حدیث ٧٩١٦)

وعدہ خِلافی کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر والدین خلافِ شریعت حکم دیں تو اس بات میں ان کی فَرمانبرداری نہ کی جائے۔مَثَلاً حرام روزی کما کر لانے یا داڑھی منڈانے کا حکم دیں تو یہ باتیں نہ مانی جائیں، **گناہ کی باتوں میں ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے والا گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہوگا**۔ جو بات بات پر وعدہ کر لیتے مگر بلا عُذرِ شَرعی پورا نہیں کرتے اُن کیلئے مقامِ غور ہے۔ چنانچہ مکّے مدینے کے سلطان، سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کسی مسلمان سے **عہد شکنی** (یعنی وعدہ خلافی) کرے اُس پر اللہ تعالٰی اور فِرِشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فَرض قَبول ہوگا نہ نَفْل۔''

(بُخاری ج١ ص٦١٦ حدیث ١٨٧٠)

پیٹ میں سانپ

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: مِعراج کی رات مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سَیر کرائی گئی کہ اُن کے پیٹ کوٹھریوں کے مِثل تھے جن

میں **سانپ** بھرے تھے جو پیٹوں کے باہَر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: **"یہ سُود کھانے والے ہیں۔"** (ابنِ ماجه ج۳ ص۷۱ حدیث ۲۲۷۳)

36 بار زِنا سے بُرا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: **سُود** کا ایک دِرْہَم جان بوجھ کر کھانا **چھتّیس مرتبہ زِنا** کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔ (سُنَنِ دار قُطنی ج۳ ص۱۹ حدیث ۲۸۱۹)

جہنَّم کا توشہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ بندہ جو**حرام** مال کمائے گا اگر خَرْچ کرے گا تو اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اگر صَدَقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اُس کیلئے **جہنَّم کا توشہ** بن جائے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد ج۲ ص۳٤ حدیث ۳٦۷۲)

سُود کی تباہ کاریوں اور اُس سے بچ کر تجارت وغیرہ کرنے کے طریقوں پر آگاہی حاصل کرنے کیلئے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ 92 صَفْحات پر مشتمل رسالہ "سُود اور اس کا علاج" ضَرور پڑھیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔

سنّت کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے! غفلت سے بیدار ہو جایئے! جھٹ پٹ گناہوں سے توبہ کرلیجئے، فرنگی تہذیب سے پیچھا چھڑایئے، میٹھے میٹھے آقا مکّے مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اپنایئے، اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے، نیکی کی دعوت کی خاطِر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کیجئے، جان و مال اور وَقت سب کچھ اِحیائے سنّت کے لئے قربان کرنے کا ذوق بڑھایئے اور نیّت فرمایئے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی اِنْعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عساکِر ج ٩ ص ٣٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''دوسروں کی موت سے نصیحت پکڑو'' کے بائیس حُروف کی نِسبت سے قَبْر ودَفْن کے 22 مَدَنی پھول

۞ فرمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ (پ ٢٩، المرسلات: ٢٥، ٢٦)

ترجَمۂ کنز الایمان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا، تمہارے زندوں اور مُردوں کی۔

اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت ''نُورُ الْعِرفان'' صَفْحَہ 927 پر ہے: ''اس طرح کہ زندے زمین کی پُشْت (یعنی پیٹھ) پر اور مُردے زمین کے پیٹ میں جَمْع ہیں'' ۞ میِّت کو دَفْن کرنا فرضِ کِفایہ ہے (یعنی ایک نے بھی دفنا دیا تو سب بَرِیُّ الذِّمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ دفنایا گنہگار ہوا) یہ جائز نہیں کہ میِّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ٨٤٢) ۞ قبریں بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں کہ جن

میں مُردے دَفْن کردیئے جاتے ہیں تاکہ جانور اور دوسری چیزیں ان کی اہانت (یعنی توہین) نہ کریں ۞ صالحین (یعنی نیک بندوں) کے قریب دَفْن کرنا چاہیئے کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعَاذَ اللہ مُستحقِ عذاب (یعنی عذاب کا حقدار) بھی ہوجاتا ہے تو وہ شَفاعت کرتے ہیں، وہ رَحْمت کہ اُن پر نازِل ہوتی ہے اسے بھی گھیر لیتی ہے۔ حدیث میں ہے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اپنے اَموات (یعنی مُردوں) کو اچّھے لوگوں کے ساتھ دَفْن کرو۔''[1] (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۳۸۵) ۞ رات کو دَفْن کرنے میں کوئی حَرَج نہیں[2] ۞ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفْن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں[3] ۞ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحَب ہے تاکہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں[4] ۞ حسبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عورَت کی مَیِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اُتروائیں[5] ۞ عورَت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں ۞ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه[6] ۞ مَیِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کردیں اور کفن کی بندِش کھول دیں

مدینہ

[1] حلیة الاولیاء ج ٦ ص ٣٩٠ رقم ٩٠٤٢، [2] جوہرہ ص١٤١، [3] بہارِ شریعت جلد اوّل ص٨٤٦، عالمگیری ج١ ص١٦٦، [4] بہارِ شریعت ج١ ص٨٤٤، [5] عالمگیری ج١ ص١٦٦، [6] تنویر الابصار ج٣ ص١٦٦

کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں[1] ۞ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔[2] ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال ۞ قَبْر کچّی اینٹوں[3] سے بند کر دیں اگر زَمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے[4] ۞ اب مِٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مِٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ[5] دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ[6] تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى[7] کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں[8] ۞ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے[9] ۞ ہاتھ میں جو مِٹّی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے[10] ۞ قَبْر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اونچی ہو یا معمولی سی زائد۔[11] دَفْن کے بعد قَبْر پر اَذان دینا کارِ ثواب اور مَیِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے[12] ۞ مُسْتَحَب یہ ہے کہ دَفْن کے بعد قَبْر پر

---

[1] عالمگیری ج ١ ص ١٦٦، جوہرہ ص ١٤٠، [2] حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ٦٠٩، [3] قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکّی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچّی مِٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم۔ [4] بہارِ شریعت ج ١ ص ٨٤٤، [5] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [6] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [7] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ [8] جوہرہ ص ١٤١، [9] عالمگیری ج ١ ص ١٦٦، [10] بہارِ شریعت جلد اوّل ص ٨٤٥، [11] بہارِ شریعت ج ١ ص ٨٤٦ مُلَخَّصاً، عالمگیری ج ١ ص ١٦٦، رد المحتار ج ٣ ص ١٦٨، [12] ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٥ ص ٣٧٠

سورۂ بقرہ کا اوّل وآخِر پڑھیں، سرہانے (یعنی سر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفۡلِحُوۡن تک اور پائنتی (پا۔ئن۔تی یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ سے ختم سورت تک پڑھیں[۱] ۞ دَفن کے بعد قَبْر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مُسْتَحَب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذَبْح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے مَیِّت کو اُنس ہوگا اور نکیرین (نَ۔کی۔رَین) کا جواب دینے میں وَحْشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور مَیِّت کے لیے دُعا و اِسْتِغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سُوالِ نکیرین کے جواب میں ثابِت قدم رہے[۲] ۞ شجرہ یا عَہْد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے مُنہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ ''دُرِّ مُختار'' میں کَفَن پر عَہْد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمّید ہے اور مَیِّت کے سینے اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بِسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قَبْر میں رکھا گیا، عذاب کے فِرِشتے آئے، فِرِشتوں نے جب پیشانی پر بِسم اللہ شریف دیکھی کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (دُرِّمُختار، غُنیہ، عَنِ التّاتار خانیہ) یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بِسم اللہ شریف لکھیں اور سینے پر کلمۂ طیِّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَسلَّم مگر نہلانے کے بعد کَفَن پہنانے سے پیشتر کلمے کی انگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں[۳] ۞ قَبْر سے

مـــدینـــہ

[۱] بہارِ شریعت ج۱ ص ۸۴۶، [۲] ایضاً، [۳] بہارِ شریعت ج۱ ص ۸۴۸، رَدُّ المُحتار ج۳ ص۱۸۶

میِّت کی ہڈِّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈِّیوں کو دَفْن کرنا واجِب ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۴۰۶)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد



غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

23-11-2014

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰن مجید		احیاء العلوم	دار صادر بیروت
روح البیان	دار احیاء التراث العربی بیروت	التذکرۃ	دار السلام مصر
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الروض الفائق	کوئٹہ
ترمذی	دار الفکر بیروت	شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا الہند
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	عیون الحکایات	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	تنویر الابصار	دار المعرفۃ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	رد المحتار	دار المعرفۃ بیروت
سنن دار قطنی	موسسۃ الرسالۃ بیروت	جوہرہ	باب المدینہ کراچی
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	دار الکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
الفردوس بمأثور الخطاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حاشیۃ الطحطاوی	باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
ابن عساکر	دار الفکر بیروت	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الموت الموت الموت الموت الموت الموت

دل کی سختی کا علاج

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ایک عورت نے اپنے دل کی سختی کے بارے میں شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: ''موت کو زیادہ یاد کرو اس سے تمہارا دل نرم ہو جائے گا۔'' اُس عورت نے ایسا ہی کیا تو دل کی سختی جاتی رہی پھر اس نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا شکریہ ادا کیا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۵ ص۸۰، مکتبۃُ المدینہ)

الموت الموت الموت الموت الموت الموت الموت

ISBN 978-969-631-453-0
0109971
MC 1286

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net